اعتبار سے اور زیادہ مدلل کرکے ان حلقوں میں پہنچانے کی سعی کی جائے جو نیاز صاحب کی خاص صیدگاہ ہیں، یعنی کالجوں میں اور نئے تعلیم یافتہ گروہ میں کی فہم سے محروم حلقوں میں۔

مولانا سید سلیمان صاحب کا مقالہ اپنے دائرہ بحث کے لحاظ سے باعتبار نقل مفصل اور جامع ہے مگر ہم کو ان کی اس بات سے اتفاق نہیں کہ "اِنَّ الشَّیَاطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ میں "ایحا" کا لفظ بطور طنز کے آیا ہے۔ [...] نہیں ہے بلکہ لفظ اپنے معنی کے بعض پہلوؤں سے مجرد کرکے خفیہ مشورہ [...] معنی میں بولا گیا ہے۔ ڈاکٹر ناشر صاحب کا مضمون باوجود مختصر ہونے کے بہت پرمغز اور مفید ہے، مگر انھوں نے آخر میں "نئی روشنی کے علمبرداروں" کو جو مشورہ دیا ہے وہ بنیادی طور پر غلط ہے۔ یورپین مصنفین کے افکار اور "مذہبی تعلیمات" دونوں کو یکساں تنقید کا مستحق قرار دینا سخت ناانصافی ہے اور اس کے مشورے دینے کا مطلب یہ ہے کہ دین میں ایسا رخنہ پیدا کرنے کا سامان بہم پہنچایا جائے جس سے آئے دن نئے نئے نیاز نکلتے رہیں۔ دین کی تعلیم پر جرح و تعدیل اور بحث و تنقید ضرور کی جاسکتی ہے مگر اس کا مقام دائرۂ اسلام سے باہر ہے۔ اندر نہیں۔ اسلام کے اندر آنے کا مطلب تو یہ ہے کہ آدمی نے رسول کی تعلیمات کو بالکل برحق اور تنقید سے یکسر بالاتر تسلیم کرلیا ہے۔ اب اگر وہ ان میں غور و فکر کرے گا تو صرف مزید اطمینان قلب اور شرح صدر کے لیے، نہ کہ ان کی صحت اور سقم معلوم کرنے کے لیے۔ جس کسی کو ان کی صحت جانچنی ہو وہ اسلام کے دائرے سے باہر رہ کر اچھی طرح جانچ لے، پھر اگر اس کو ان کی صحت اور صداقت کا اطمینان ہوجائے تو اندر آئے۔ ورنہ باہر کا باہر ہی رہے۔

کتاب کے آخر میں ایک مضمون "مدیر البیان" کا بھی ہے جس میں حسب توقع لیکن بلاضرورت احادیث پر [...] کی گئی ہے۔ احادیث کے بارے میں جماعت "امت مسلمہ" اور مدیر البیان کے خیالات کسی تعارف کے محتاج نہیں اور نہ ہی ترجمان کا مسلک اور اس کے دلائل کسی پر مخفی ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر یہ مضمون اس کتاب میں شامل نہ ہوتا یا وہ حصہ اس میں سے حذف کردیا جاتا جس میں روایات پر رد و قدح کی گئی ہے، تو اچھا ہوتا۔ اس طرح کتاب کی افادیت، بے آمیز اور اس کی اشاعت، وسیع تر ہوتی۔

علما اور اسلام | تصنیف مولوی مظہر الدین صاحب صدیقی بی۔ اے، ۸۲ صفحات۔ قیمت ۱۲؎

ملنے کا پتہ:۔ دار الاشاعت نشاۃ ثانیہ۔ جدید ملے پلی۔ حیدرآباد دکن۔

یہ مختصر رسالہ اس سے پہلے "علمائے کرام کا مستقبل" کے عنوان سے شائع ہوچکا ہے، جس کو اب نئی ترتیب اور ترمیم و اضافوں کے بعد دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ مولف کے طرز نگارش اور ان کی اسلامی فہم و بصیرت سے ناظرین ترجمان القرآن ناواقف نہیں ہیں۔ موصوف نے اس رسالہ میں اختصار کے ساتھ یہ بتلایا ہے کہ علمائے اسلام کا حقیقی منصب کیا ہے اور ایک ایسے دین کے علمبردار ہونے کی حیثیت سے، جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے، ان کا مقام کتنا بلند، ان کی ذمہ داریاں کتنی گراں اور ان کے فرائض کتنے متنوع ہیں۔ اس کے بعد مسلمانوں اور اسلام کی تاریخ کے مختلف ادوار پر ایک اجمالی تبصرہ کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ علما کس طرح بتدریج اپنے اس مقام سے علیحدہ اور اپنی ذمہ داری